سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2024

بدھ، 28۔ فروری 2024

(یوم الاربعاء، 17۔ شعبان المعظم 1445ھ)

اٹھارہویں اسمبلی: دوسرا اجلاس

جلد 2 : شمارہ 1

107

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(16)/2024/05. Dated: 27th February, 2024. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, **Muhammad Baligh-Ur-Rehman,** Governor of the Punjab , hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **28th February, 2024 (Wednesday) at 11:00 am** in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated: Lahore, the	**MUHAMMAD BALIGH-UR-REHMAN,**
27th February, 2024	**GOVERNOR OF THE PUNJAB"**

109

فہرست کارروائی

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

بدھ، 28۔ فروری 2024

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

(اے) آئین کے آرٹیکل 125 جسے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ 146 کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے، کے تحت یکم مارچ تا 31 مارچ 2024 کے عرصہ کے لئے پیشگی گرانٹ منظوری کی تحریک۔

ایک رکن یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ماہ (یکم تا 31 مارچ 2024) کے لئے صوبائی کنسولیڈیٹیڈ فنڈ سے لازم خرچ ہونے والی رقم کے علاوہ اخراجات کو پورا کرنے کے لئے ایسی رقم جو 3 کھرب 58 ارب 94 کروڑ 17 لاکھ اکیاسی ہزار سے زائد نہ ہو، گورنر پنجاب کو عطا کی جائے۔ آئین کے آرٹیکل 125 اور قواعد وانضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 146 کے تحت یکم مارچ تا 31 مارچ 2024 کے عرصہ کے لئے حکومت کے تمام محکمہ جات کے لئے منظور شدہ اخراجات کے شیڈول میں مندرج اخراجات کے لئے رائے شماری کی جائے۔

(بی) منظور شدہ اخراجات کا شیڈول ایوان میں پیش کیا جانا۔

ایک رکن یکم مارچ تا 31 مارچ 2024 کے عرصہ کے لئے منظور شدہ اخراجات کا شیڈول ایوان میں پیش کریں گے۔

111

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر : ملک محمد احمد خان

جناب ڈپٹی سپیکر : جناب ظہیر اقبال

وزیر اعلیٰ : محترمہ مریم نواز شریف

پینل آف چیئر پرسنز

1۔ رانا منور حسین، ایم پی اے : پی پی۔78

2۔ سید علی حیدر گیلانی، ایم پی اے : پی پی۔213

3۔ جناب غلام رضا، ایم پی اے : پی پی۔192

4۔ محترمہ راحیلہ خادم حسین، ایم پی اے : ڈبلیو۔304

ایڈووکیٹ جنرل

جناب خالد اسحاق

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : چودھری عامر حبیب

ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی) : جناب علی حسنین بھلی

113

صوبائی اسمبلی پنجاب

اٹھارہویں اسمبلی کا دوسرا اجلاس

بدھ، 28۔ فروری 2024

(یوم الاربعاء، 17۔ شعبان المعظم 1445ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 2 بج کر 14 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر ملک محمد احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲۴﴾

سورۃ الحشر (آیات نمبر 22 تا 24)

وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا۔ وہ بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا ہے (22) وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ بادشاہ حقیقی ہر عیب سے پاک سلامتی دینے والا امن دینے والا نگہبان غالب زبردست بڑائی والا۔ اور مشرکوں کے شرک سے پاک ہے (23) وہی اللہ تمام مخلوقات کا خالق ایجاد و اختراع کرنے والا صورتیں بنانے والا اس کے سب اچھے سے اچھے نام ہیں۔ جتنی چیزیں آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اس کی تسبیح کرتی رہتی ہیں۔ اور وہ غالب ہے حکمت والا ہے (24)

وَما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا نہ بندگی میری بندگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا ﷺ کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
عطا کیا مجھ کو دردِ اُلفت کہاں تھی یہ پُر خطا کی قسمت
میں اِس کرم کے کہاں تھا قابل حضور ﷺ کی بندہ پروری ہے
عمل کی میرے اساس کیا ہے بجز ندامت کے پاس کیا ہے
رہے سلامت تمہاری نسبت میرا تو بس آسرا یہی ہے
بشیر کہیے نذیر کہیے انہیں سراجِ منیر کہیے
یہ سر بسر ہے کلامِ ربی وہ میرے آقا کی زندگی ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اعجاز صاحب! I will just allow you the point of order straight away but میں ایک بات galleries میں بیٹھے تمام مہمانوں کو بتانا چاہتا ہوں اور یہ بات میں آپ کو rules کے مطابق بتا رہا ہوں کہ آپ گیلری میں بیٹھ کر کوئی بات نہیں کہہ سکتے۔۔

(اس مرحلہ پر وزیر اعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف اپنی سیٹ سے اُٹھ کر
معزز ممبران حزب اختلاف کے پاس آئیں)

(نعرہ ہائے تحسین)

MR.SPEAKER: This is a very good gesture; it is a very good parliamentary practice. I really appreciate the way Leader of the House has approached the opposition benches. It is a very good gesture. (Applause)

سید علی حیدر گیلانی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: گیلانی صاحب! مجھے صرف ایک منٹ دیں۔ میں گیلری میں بیٹھے تمام مہمانوں سے یہ کہوں گا کہ آپ یہاں بیٹھ کر نعرہ بازی کر سکتے ہیں، clapping کر سکتے ہیں اور نہ ہاؤس کی proceeding کو ہی interrupt کر سکتے ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! I have seen in one of the parliament کہ یہاں پر آپ glasses لگوا دیں اس طرح آپ کی nuisance بھی ختم ہو جائے گی۔ It is very difficult for us to tolerate and they are abusing us. I have myself seen drunken people sitting over there and shouting against us.

جناب سپیکر: گیلری میں بیٹھے مہمان تالیاں نہ بجائیں۔یہی بات تو ہم کہہ رہے ہیں کہ آپ گیلری میں بیٹھ کر تالیاں نہیں بجا سکتے۔جو کوئی ایسا کرے گا چاہے وہ کسی بھی معزز ممبر کا guest ہو گا I will order him to be evicted outside the galleries. So please no clapping, no thumping, no shouting and this is clear once for all. میں Sergeant-At-Arms اور ڈیوٹی پر موجود سکیورٹی سٹاف سے کہہ رہا ہوں کہ آپ ensure کریں۔ If anybody does that آپ اس کو evict کر دیں۔جی، گیلانی صاحب!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اعجاز شفیع صاحب!میں ابھی آپ کو موقع دیتا ہوں۔جی، گیلانی صاحب!

سید علی حیدر گیلانی: الحمدللہ وحدہ۔ الصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ۔ جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔میں سب سے پہلے آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور یہ توقع کرتا ہوں کہ آپ ہاؤس میں بیٹھے دونوں جانب کے ممبران کو ایک ہی نگاہ سے دیکھیں گے۔ میں ڈپٹی سپیکر صاحب کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔اس کے بعد میں Leader of the House محترمہ مریم نواز شریف صاحبہ کو پہلی خاتون وزیر اعلیٰ پنجاب بننے پر اپنی طرف سے اور اپنی پوری پارلیمانی پارٹی کی طرف سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!اس glass ceiling کو محترمہ بے نظیر بھٹو شہید نے آج سے 36 سال پہلے 1988 میں توڑ دیا تھا جب وہ اسلامی دنیا کی پہلی وزیر اعظم خاتون منتخب ہوئی تھیں۔پاکستان پیپلز پارٹی کو یہ بھی اعزاز حاصل ہے کہ اُس نے سب سے پہلے قومی اسمبلی کی خاتون سپیکر elect کروائی۔ ہمیں یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ ہم نے پہلی خاتون وزیر خارجہ کا انتخاب کیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!میں یہ گزارش کروں گا کہ South Punjab کی عوام نے پاکستان پیپلز پارٹی کو ایک واضح مینڈیٹ دیا ہے۔یہ مینڈیٹ South Punjab کی grievances ختم کرنے کے لئے ہے۔ پنجاب بہت بڑا صوبہ ہے اس کی ساڑھے 12 کروڑ آبادی ہے اور ہمارے سامنے ungovernable situation ہے۔ ہم نے last tenure میں دو دفعہ Resolutions بھی pass کیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائیں جو South Punjab کی

grievances کو دیکھے۔ ہمارا جنوبی پنجاب کی عوام سے ایک وعدہ ہے، یہ اُن کی آواز ہے کہ ایک سرائیکی صوبہ بنایا جائے اور یہ اُن کی بڑی genuine demand ہے۔ آپ اس کے لئے ہاؤس کی ایک کمیٹی form کریں، اُس میں تمام پارٹیوں کے فاضل ممبران کو شامل کریں اور تمام رکاوٹیں ختم کر کے ایک صوبے کی جانب قدم بڑھائیں۔

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ صاحبہ کی جو policy statement تھی I will welcome and we are looking forward to working with you انہوں نے درست فرمایا کہ ان کا مقابلہ کسی سیاسی جماعت سے نہیں ہے۔ ہمارا مقابلہ اس ملک میں اور اس پنجاب میں رہنے والے لوگوں کے مسائل سے ہے۔ ہمارا مقابلہ مہنگائی سے ہے، ہمارا مقابلہ بے روزگاری سے ہے اور سب سے بڑھ کر ہمارا مقابلہ اِس نفرت اور تقسیم کی سیاست سے ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ہمیں اِس نفرت اور تقسیم کی سیاست کو ختم کرنا ہو گا، ہمیں lead اِسی ہاؤس سے لینی ہو گی، اسی ہاؤس سے ہمیں start لینا ہو گا، ہمیں نفرت اور تقسیم کی سیاست کو اِدھر ہی دفن کر دینا ہو گا۔

ہم سیاست سے محبت کا چلن مانگتے ہیں
شبِ صحرا سے مگر صبح چمن مانگتے ہیں
وہ جو اُبھرا بھی تو بادل میں لپٹ کر اُبھرا
اُسی بچھڑے ہوئے سورج کی کرن مانگتے ہیں
لمحہ بھر کو تو لُبھا جاتے ہیں نعرے لیکن
ہم تو اے وطن، دردِ وطن مانگتے ہیں

بہت بہت شکریہ۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝

وہ مرد نہیں جو ڈر جائے حالات کے خونی منظر سے
جس دور میں جینا مشکل ہو اس دور میں جینا لازم ہے

جناب سپیکر! فارم 47 کے ذریعے عوامی mandate چوری کر کے، یہاں میں چور نہیں کہہ رہا چوری کر کے کہہ رہا ہوں جو ناجائز نوزائیدہ حکومت بنائی گئی ہے ہم اس کی پرزور مذمت

کرتے ہیں۔ یہ کیوں ہوا ہے یہ اس لئے ہوا کہ وہ لوگ جو کہتے تھے ووٹ کو عزت دو، انہوں نے بوٹ کو عزت دینی شروع کر دی اور آج وہ لوگ بھی ہیں، وہ یہاں کے نمائندے بھی ہیں جو کہتے تھے شرم کرو حیا کرو، آج وہ ایک لیڈی کا mandate چوری کرکے کس منہ سے قومی اسمبلی میں جائیں گے؟ آپ کو یاد ہو گا کہ یہ بہت famous الفاظ ہیں ان کے کہ "شرم کرو حیا کرو" آج محترمہ ریحانہ ڈار کا mandate چوری کرکے وہ کس منہ سے قومی اسمبلی میں بیٹھیں گے؟ ان کی شرم حیا کہاں گئی؟۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میری عرض سن لیں۔ Please! Order in the House میاں صاحب! You have right of audience میں نے آپ کو دیا ہے لیکن پوائنٹ آف آرڈر پر۔۔۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر!۔۔۔

ملک محمد وحید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، Order in the House, please آپ cross talk نہ کریں۔ میں معزز ممبر سے request کرتا ہوں کہ آپ ایک منٹ مجھے سن لیں۔ میں عرض کروں۔۔۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! آپ فرمائیں۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: میں honorable members سے request کرتا ہوں کہ to be seated. آپ تشریف رکھیں۔ خواجہ صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔ No cross talk please.

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ ان کو بٹھائیں۔

جناب سپیکر: جی، میں نے انہیں بٹھایا ہے۔ Please maintain the order. اگر آپ بات کریں گے اور اس بات میں غیر پارلیمانی الفاظ نہیں ہوگا، کوئی تضحیک نہیں ہو گی اور آپ کا کوئی genuine grievance ہو گا تو آپ کو ہر بات کہنے کا حق ہو گا لیکن procedure کے مطابق۔۔۔۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! اس میں کوئی غیر پارلیمانی الفاظ نہیں ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، Allow me to complete sir. The rules are: Once the Speaker speaks, the member is bound to hear it out. آپ نے سننا ہے تو میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اُس دن چیف منسٹر کے الیکشن کے موقع پر honorable member رانا آفتاب صاحب بات کرنا چاہ رہے تھے I didn't allow اس کی وجہ سے میری بھی feeling تھی کہ ان کو موقع مل جاتا لیکن Rules نہیں تھے اور Constitution اجازت نہیں دیتا تھا۔ آج بھی جو ہم بات کر رہے ہیں آپ پوائنٹ آف آرڈر پر اُٹھے ہیں۔ I have an agenda اس ایجنڈا کے ساتھ میں نے آگے چلنا ہے۔ آپ اپنی بات کو ختم کر دیں تاکہ مزید cross talks نہ ہوں اور میں آپ کو ایجنڈے کے بعد that I have to maintain this balance آپ کو میں بات کرنے کا پورا حق دوں گا۔ سخت سے سخت بات کرنے کا حق دوں گا۔ آپ کی uninterrupted بات ہو گی اور میں order بھی maintain کروں گا۔ I assure you that, the members on the opposition benches لیکن آپ مجھے تھوڑا سا procedure کے ساتھ اپنا تعاون فراہم کریں گے تاکہ ہم Constitution اور Rules کے مطابق معاملات کو چلا سکیں۔ اب آپ please اپنی بات complete کر لیں۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! آپ یہ بات clear کر دیں کہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات ہو سکتی ہے لیکن تقریر نہیں ہو سکتی۔۔۔

جناب سپیکر: خواجہ صاحب! یہ آپ کا بڑا valid point ہے آپ نے درست کہا، پوائنٹ آف آرڈر جو کتاب میں لکھا ہے وہ کیا ہے؟ تو پوائنٹ آف آرڈر یہ کہتا ہے کہ اگر کسی وقت اسمبلی میں Rules سے ہٹ کر کوئی بات شروع ہو جائے تو کوئی معزز ممبر اُٹھ کر اس چیز کی نشاندہی کر دیں کہ یہ Rules سے ہٹ کر ہو رہا ہے تو پوائنٹ آف آرڈر پر Rules کی درستی ہو سکتی ہے۔ پوائنٹ آف آرڈر صرف یہی ہے اس پر speech نہیں ہو سکتی۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! فارم 47 اس سے اور بڑا ظلم اور زیادتی کیا ہو سکتی ہے تو میں نے اسی پر بات کی ہے۔ میری آخر میں بات یہ ہے کہ ہمارے elected members کو ہاؤس میں

لے آئیں۔ سابق سپیکر جناب محمد سبطین خان نے کہا تھا اور assurance دی تھی کہ وہ ہاؤس میں آئیں گے۔ میاں محمد اسلم اقبال اور جناب احمر رشید بھٹی ہاؤس میں آئیں گے لیکن آج تک وہ نہیں آرہے تو ہم اس کو کیا کہیں ؟ کیا یہ آئینی ہو رہا ہے یا غیر آئینی ہو رہا ہے یا پارلیمانی ہو رہا ہے یا کیا چیز ہو رہی ہے ؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! اب آپ تشریف رکھیں۔ .Let me address this یہ آپ کا بڑا genuine concern ہے to all opposition members آپ یہاں جتنے تشریف فرما ہیں۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر!۔۔۔

ملک محمد وحید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: خواجہ صاحب! Please one second. Maintain the order please! ملک وحید صاحب! please ایک منٹ تشریف رکھیں۔ میاں صاحب! یہ آپ کا بڑا genuine concern ہے کہ اگر کوئی notified members ہاؤس تک نہیں پہنچ پا رہے، I am also concerned and rest assured کہ میں آپ کے ان ممبرز کو یہاں تک پہنچنے کے لئے اپنی پوری effort کروں گا۔ rest assured جناب محمد سبطین خان کے ساتھ یہاں پر ہماری میٹنگ ہوئی جب وہ out going سپیکر کے طور پر گئے تو انہوں نے کہا کہ میں نے Production Order کی بات کی ہے تو میں نے کہا کہ sir Production Order کے لئے کسی کا arrest ہونا ضروری ہے before that ہم نہیں کر سکیں گے۔ so rest assured whatever facilitation آپ کی بزنس ایڈوائزری کمیٹی بن رہی ہے اس بزنس ایڈوائزری کمیٹی کو loop میں رکھ کر ان ممبرز کو جو اس ہاؤس کے ممبرز ہیں چاہئے وہ they are very clear to me Opposition benches سے ہیں یا ادھر سے ہیں۔ I will ensure to the best of my ability کہ میں ان کی ہاؤس کے اندر presence ensure کروں rest assured۔۔۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، please one second, میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ۔۔۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: قریشی صاحب! Please مجھے کارروائی مکمل کرنے کی اجازت دیں۔ I will give you the opportunity آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ سے ابھی بات کرتا ہوں۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ پینل آف چیئرپرسنز کا اعلان کریں۔

پینل آف چیئرپرسنز

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز اراکین پر مشتمل پینل آف چیئرپرسن نامزد فرمایا ہے۔

1۔ **رانا منور حسین، ایم پی اے : پی پی۔78**
2۔ **سید علی حیدر گیلانی، ایم پی اے : پی پی۔213**
3۔ **جناب غلام رضا، ایم پی اے : پی پی۔192**
4۔ **محترمہ راحیلہ خادم حسین، ایم پی اے: ڈبلیو۔304**

شکریہ۔

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کے ایجنڈے پر پہلا item ان اراکین کا حلف ہے جنہوں نے ابھی تک حلف نہیں اٹھایا لہٰذا اگر کوئی ایسے منتخب اراکین ایوان میں موجود ہیں تو حلف اٹھانے کے لئے اپنی نشستوں کے سامنے کھڑے ہو جائیں اور بعد میں حلف کے رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت فرما دیں۔ Is there any one left?۔۔۔کوئی موجود نہیں۔

اب ہم کارروائی کا آغاز کرتے ہوئے آج کے ایجنڈے پر آئین پاکستان کے آرٹیکل 125 رولز آف پروسیجرز صوبائی پنجاب کے Rule146 کے تحت تحریک پیش کی جائے گی۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، please

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! سب سے پہلے تو بات یہ ہے کہ آپ نے جو سیشن بلایا ہے اسے میں illegal تو نہیں کہتا مگر it is very unfortunate کہ آپ نے جس جلدی سے بلایا، ابھی لوگ راستے میں تھے تو آ گئے ہیں and secondly I think the present government is not prepared اور یہ ایجنڈا پیپر ہمیں یہاں آ کر ملا ہے۔ اس میں آپ نے یہ rules تو پڑھے ہیں اور آپ نے Rule147 of Rules of Procedure بھی پڑھا ہو گا، Constitution referred to Article -125 بھی پڑھا ہو گا لیکن جب میں نے یہ پیپر دیکھا ہے کہ 398ارب 57 کروڑ17لاکھ 81ہزار روپے administrative expenses کی مد میں ایک ماہ کے لئے چاہئیں تو کیا آپ نے ان فاضل ممبران کو اس کی classification, division یا bifurcation بتائی ہے کہ یہ کس کس محکمے میں جانے ہیں؟ کیا ہمیں پتا ہے کہ اس میں کون سے پیسے ہیں تو انہوں نے بنا کر دے دیا ہے تو present government may not be assured ان کو پتا بھی نہیں ہو گا کہ یہ لکھ کر بھیج دیا ہے کیونکہ ہمیشہ پنجاب کی یا پاکستان کی بد قسمتی یہ رہی ہے کہ یہ بابو ایم ایس سی کر کے ایک امتحان پاس کر کے آ جاتے ہیں اور بیورو کریٹس بن جاتے ہیں and they have become the masters of the ring. اس میں یہ ہے کہ یہ بہت بڑی رقم بھی ہے اور آپ نے اس کو motion کرنے کے بعد کوشش کرنی ہے کہ ہم آج اس کو پاس بھی کر دیں۔ اگر آپ Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 کے Page No.94 کو دیکھیں۔

> "Rule 147. (1) The procedure for dealing with supplementary estimates of expenditure and excess demands shall, as far as possible, be the same as prescribed for the budget, except that if, on a demand for a supplementary grant, funds to meet the proposed expenditure on a new purpose are available by re-appropriation, a demand for the grant of a token sum may be submitted to the vote of the Assembly and if the Assembly assents."

Second part is most important:

(2) Not more than two days shall be allotted for general discussion of the Supplementary Budget. میری گزارش یہ ہے کہ آپ نے اگر یہ کیا ہے، یہاں تو اس کی کوئی bifurcation بھی نہیں کہ کس کس محکمے کو یہ جا رہا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس وقت جتنے پنجاب میں محکمے ہیں ان کو تنخواہ کی ضرورت نہیں ہے آپ دیکھیں جتنے پیسے آپ نے ہمیں اسمبلی کے باہر گھیرنے کے لئے رکھے ہوئے ہیں، پولیس لگائی ہوئی ہے، آپ نے جو ہماری جامہ تلاشی کروائی ہے۔ یہاں پر مناسب نہیں ہے کہ میں اپنا رونا روتا رہوں جس دن سے میں ایم پی اے بنا ہوں اُس کے بعد میرے گھر لاہور میں دو دفعہ robbery ہو چکی ہے I can't live in my house ایک تھانے میں ایک مہینے میں 15 سو کیسز ہو چکے ہیں، unreported علیحدہ ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! This is Punjab Assembly. This is not a personal life! یہ ہماری یا آپ کی ذاتی اسمبلی نہیں ہے۔ (قطع کلامیاں)

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! ایک منٹ۔ خواجہ عمران نذیر صاحب! آپ please تشریف رکھیں۔ معزز ممبران تشریف رکھیں اور دیکھیں جب میں اُن سے یہ کہہ رہا ہوں تو میں آپ سے بھی یہ کہہ رہا ہوں یہ budgetary process ہے اور budgetary process پر جو motion moved ہے اُس procedure پر کسی کو اعتراض ہے تو ابھی تک جو وہ بات کر رہے ہیں اُن کی بات زیادہ تر rules اور budget process پر تھی اور جو دو جملے انہوں نے کہے ہیں آپ ذرا میری بات سن لیں۔ (شور و غل)

جناب طیاب راشد سندھو صاحب! اگر آپ hooting کرنا چاہتے ہیں تو I will give you the floor. Keep on doing it. آپ مجھے گزارش کرنے دیں۔۔۔

جناب محمد سبطین رضا: جناب سپیکر! مذمتی قرارداد پیش کرنی۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جناب سپیکر! جی، کن کی مذمت؟ سبطین صاحب! آپ please تشریف رکھیں گے I would request all the members میں نے floor رانا صاحب کو دیا ہے آپ please تشریف رکھیں گے۔ سبطین صاحب! آپ please بیٹھیں گے thank you very

much I would request all the members کہ جن کے پاس floor ہے وہ بات کریں گے رانا صاحب آپ اپنی بات کریں کیوں کہ میں اب یہ چاہتا ہوں کہ آپ نے جو اپنی بات کرنی ہے let the mover move first اُس کے بعد آپ کا کافی material ہے جو آپ نے بولنا ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میری گزارش سن لیں اللہ کا فضل ہے میں کافی دفعہ ممبر رہ چکا ہوں میرا ایک لفظ بھی آج تک expunge نہیں ہوا ہے آپ بھی میرے ساتھ ممبر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اس صوبے کا پیسہ آپ نے جن محکموں کو دینا ہے یا تنخواہیں دینا چاہتے ہیں، ہمیں پتا تو ہو کہ یہ کس کس کو دے رہے ہیں؟

جناب سپیکر: رانا آفتاب صاحب! Let the mover explain first آپ اُن کو اپنی بات کہہ لینے دیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ تو de-motion ہو جائے آپ اس کو move کر دیں گے۔

جناب سپیکر: رانا آفتاب صاحب! میں اس کو vote کرنے سے پہلے mover کو کہوں گا کہ explain کریں کہ آپ کو ان پیسوں کی ضرورت کیوں ہے، کس لئے یہ اسمبلی اس کو پاس کرے اگر اُن کی وجوہات آپ کے لئے قابل قبول نہ ہوں تو آپ اُس پر اعتراض کریں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! شکریہ۔۔۔

جناب سپیکر: I would request the mover to please move it.

جناب محمد سبطین رضا: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: سبطین صاحب! آپ please تشریف رکھیں۔

جناب محمد سبطین رضا: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، سبطین صاحب! Not allowed آپ please بیٹھیں۔

محترمہ مریم اورنگزیب: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں پہلے move کر دوں پھر explain کر دوں گی۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ پہلے move کر دیں۔

تحریک

آرٹیکل 125 اور قاعدہ 146 کے تحت ایک ماہ کے اخراجات کی پیشگی منظوری کی تحریک

MS MARIAM AURANG ZEEB: I move:

"That a sum not exceeding Rs.358,941,781,000 be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for a period of one month (1st March 2024-31st March 2024) during the Financial Year 2023-24 under Article 125 of the Constitution and Rule 146 of Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab, 1997 as Votes on Account in respect of all Departments of Government of the Punjab mentioned in the schedule of authorized expenditure for the period from 1st March 2024 to 31st March 2024.

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That a sum not exceeding Rs.358,941,781,000 be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for a period of one month (1st March 2024-31st March 2024) during the Financial Year 2023-24 under Article 125 of the Constitution and Rule 146 of Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab, 1997 as votes on Account in respect of all departments of Government of the

Punjab mentioned in the schedule of authorized expenditure for the period from 1st March 2024 to 31st March 2024.

Now, if any me who oppose it?

رانا صاحب! آپ تھوڑی سی مجھے اجازت دیں گے This is the case of first impression یہ آپ کے پاس پوری opportunity ہے آپ جو کہنا چاہتے ہیں آئین اور قانون کے مطابق آپ کھل کر اس پر بات کریں اگر آپ کو کوئی اعتراض ہے تو جو mover ہیں She will reply to you.

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! پہلا تو میرا یہی اعتراض ہے کہ اس میں بڑا clear لکھا ہوا ہے کہ بجٹ پیش کون کر سکتا ہے something اس میں یہ ہے کہ 136 (1) The Budget shall be presented by the Finance Minister or, in his absence, by a Minister acting on his behalf. آپ آپ دیکھیں کہ this is a part of process of the Budget یہ محترمہ جو فاضل رکن ہیں Is she a Minister or is she authorized to present this motion? پہلا تو میرا یہ objection ہے آپ اس پر Ruling دے دیں اُس کے بعد میں بات کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: Thank you very much اور میں آپ سے یہ توقع کر رہا تھا اور I knew it اور مجھے کوئی الہام نہیں لیکن مجھے یہ یقین تھا کہ آپ یہ نکتہ ضرور اُٹھائیں گے اور یہ بڑا اچھا discourse ہے اور اگر یہ اسمبلی اس discourse سے in testing times میں تقریر، دلیل اور بحث کے ساتھ نکلے گی تو اس کے ساتھ آپ کے ایوان کا تقدس بحال ہو گا، آپ کا بھلا ہو گا، اس 12 کروڑ کے صوبے کا بھلا ہو گا now what you said is right. That is correct and what I rule, I rule upon Article 125 I would suggest کہ رانا صاحب تک یہ کتاب پہنچا دیں، انہیں آرٹیکل 125 دے دیں (Article 125) it says: Notwithstanding anything contained in the foregoing provisions relating to financial matters, the Provincial Assembly shall have

power to make any grant in advance in respect یہ بات ہم کر رہے ہیں in advance یہ بات ہم کر رہے ہیں notwithstanding anything contained in those articles and those articles are Article 119 to 124 which lay the common financial procedure۔ ہم اُن کو dispense with کر رہے ہیں اور pending کر رہے ہیں for a certain period جب regular Budget پیش ہو گا اُس بجٹ کے موقع پر اس کی تفصیلات کو اُس کے ساتھ رکھ کر آپ کے سامنے لایا جائے گا کہ اسمبلی نے یہ اخراجات منظور کئے تھے in advance اس کو deal کرنے کے لئے framers of the Constitution نے Article 125 **کو یہاں پر ڈالا اور** that says: To make any grant in advance in respect of the estimated expenditure for a part of any financial year, not exceeding three months, pending completion ***I emphasis again*** pending completion of the procedure prescribed in Article 122 for the voting of such grant and the authentication of the schedule of expenditure in accordance with the provisions of Article 123 in relation to the expenditure. یہ آپ نے مجھ سے Ruling مانگی ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! جو آپ نے ابھی Article 125 پڑھا ہے یہ بھی gimmick ہوتی ہے کہ three months کے لئے جاتے تو things would have been different۔ میرا تو بڑا simple سا سوال ہے Is the honorable member authorized as a minister or has she taken an oath as the minister? The Rule is very clear. If the Hon'ble Chief Minister would have, I would not have objected to that. But the issue is that can a member readout a motion of the Budget relating to the present circumstances تو یہ کر سکتے ہیں کہ یہ ممبر یہ motion move کر دے this has to be presented or moved by a minister۔

جناب سپیکر: That exactly is the case in Article 125 میں عرض کر رہا ہوں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! Article 125 never authorizes any other member to present this میری تو presentation پر بات ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! میں آپ سے یہی کہہ رہا ہوں کہ آئین کا آرٹیکل 125 اس eventuality میں ہے کیونکہ آپ کو بھی پتا ہے کہ Chief Minister is not the Government, Government is the Cabinet so once the Government is not there تو یہ اختیار آپ کی اسمبلی کا ہے۔ آپ اپنی اسمبلی کا اختیار گورنمنٹ کی lap میں کیوں پھینکنا چاہ رہے ہیں؟

MR AFTAB AHMAD KHAN: Mr Speaker! This is not a budget of Assembly, this is the budget of the Government of the Punjab and who is the Government of the Punjab?

جناب سپیکر: رانا صاحب! میں آپ سے یہ کہہ رہا ہوں کہ آرٹیکل 125 میں کیا لکھا گیا ہے؟ Allow me to add Ms Mariam Aurang Zeeb into it کیونکہ وہ اس کی mover ہیں she has to say something and we will logically conclude it.

محترمہ مریم اورنگزیب: جناب سپیکر! شکریہ۔ فاضل ممبر کا جو concern ہے اس کو address کرنے سے پہلے میں آپ سے request کروں گی اور یہ بات میں بالکل طنزیہ نہیں کہہ رہی کیونکہ ہر ممبر کے desk پر اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے Rules of Procedure and Constitution کی کاپیاں ضرور رکھوادیں تاکہ ہم سب ممبران خود پڑھ کر ان کتب سے guidance حاصل کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی بالکل، جو محترمہ فرما رہی ہیں اس کو بالکل ہم ensure کریں گے۔

محترمہ مریم اورنگزیب: جناب سپیکر! دوسری بات جیسا کہ ابھی فاضل ممبر نے آرٹیکل 119 اور آرٹیکل 126 کے درمیان جتنے Articles ہیں وہ financial matters and budget سے متعلق ہیں۔ جتنی بھی Rulings and legislations ہوتی ہیں وہ Articles کے اندر

invoke ہوتی ہیں جس کے مطابق ہی یہ کام ہوتا ہے لیکن آرٹیکل 125 کے تحت اس اسمبلی کا اختیار ہے اور سپیکر صاحب نے یہ Ruling دی ہے جس میں انہوں نے Ms Mariam Aurang Zeeb as member of the Provincial Assembly of the Punjab کو authorize to move Article 125 in the eventuality کیا ہے۔(قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: Order please, let her complete. Order in the House please.

محترمہ مریم اورنگزیب: جناب سپیکر! اگر یہ آرٹیکل 119 اور آرٹیکل 126 کے تحت ہو رہا ہوتا تو Finance Minister move کرتے جیسا کہ فاضل ممبر نے کہا ہے لیکن یہ ایسی eventuality میں ہو رہا ہے جہاں چیف منسٹر خود گورنمنٹ نہیں ہوتے بلکہ گورنمنٹ پوری Cabinet ہوتی ہے۔ جب اس eventuality میں Cabinet and Government exist نہیں کرتی اور Provincial Assembly ہوتی ہے تو یہ Chair یعنی سپیکر صاحب کا اختیار ہے لہٰذا آرٹیکل 125 کے مطابق آپ کی Ruling کے تحت ہی یہ invoke ہو رہا ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! مجھے تھوڑا سا ٹائم دیں کیونکہ اس کے بعد آپ کا argument ہے جو related to different debate ہے۔ آپ نے Ruling پہلے اس نکتے پر مانگی ہے کہ کیا کوئی ممبر move کر سکتا ہے۔

So, I, as Speaker, rule and I will substantiate with the pronouncements of the Supreme Court and the Article's actual reading of the Constitution, and, I rule subject pertaining to the financial matters, budget etc. of the Provincial Assembly has been promided in the Constitution starting from Article 119 to 126 of the Constitution. Articles 119 to 124 are applicable when Provincial Assembly & Provincial Government/Cabinet is

available and had time to prepare its budget for laying and approval thereof from the House. I rule that

1. Whereas Article 125 has specifically been incorporated in the Constitution for catering eventualities, the one which is prevailing i.e. the Provincial Assembly is available. However, neither the Government/Cabinet has been formed nor it had the time to prepare, lay and get the budgetary approvals by the House.
2. On the other hand Article 126 of the Constitution deals with the situation where Provincial Assembly does not exist for having been dissolved or as the case may be. This provision (Article 126) was invoked four (4) months ago, when the then Provincial Government / Caretaker Cabinet sanctioned the expenditure of four (4) months while relying upon Article 126 by seeking guidance from an authoritative judgment of the Supreme Court of Pakistan in **Haji Saifullah's Case (PLD 1989 SC 1996),** which judgment catered for identical situation earlier in the year 1988-89. The said authorized expenditures of four (4) months will lapse on 29th February 2024.The detailed opinion rendered in that respect by the office of the Advocate General Punjab is available and may be resorted to, if need be.
3. The prevailing situation is that the newly elected Provincial Assembly convened its first session on 23rd February, 2024, whereas the Cabinet has not yet been formed, hence no Provincial Government exist nor the budget could be prepared and presented

due to paucity of time. Therefore, in order to avoid financial shutdown and disruption of essential services in the Province of Punjab e.g. provision of necessary health services, ensuring law & order, the administration of justice, provision of salaries to the civil servants and Judges, unavoidable and uninterrupted payments of energy/fuel/ electricity etc. we have to resort to Article 125 of the Constitution, which caters for such eventualities. It cannot be contemplated that a Provincial Assembly which has sworn in only two-three days ago, is expected to prepare, lay, debate and get the budget approved from the House by or before 29th February, 2024. It is for such like eventualities that the framers of the Constitution have incorporated Article 125 in the Constitution.

4. It may be noted that Article 125 starts with non-obstante clause (notwithstanding anything contained in the foregoing provisions relating to the financial matters), unequivocally settling that the provisions contained in the Articles 119 onwards will not be applicable for invoking Article 125 of the Constitution, if circumstances so permit. In my ruling, one cannot contemplate any other possible situation than the one we are in for which Article 126 has to be resorted to. Needless to add that this provision of Constitution not only enables and rather empowers the Provincial Assembly to make any grant in advance in respect of the expenditure for a part of any financial year up to a

maximum period of three months, pending procedure prescribed in Article 122 of the Constitution for voting of such grant and the authentication of the schedule of expenditure in accordance with the provision of Article 123 of the Constitution. However, it is preferred that instead of availing the maximum period of three months expenditure, as provided in Article 126 of the Constitution, one month's estimated expenditure be approved by the House, as proposed by the Finance Department and has been accorded with the opinion of the Advocate General, Punjab, as the Provincial Assembly has come into existence and the formation of the Provincial Government/Cabinet is in the offing. So in these circumstances and with this reading of the Constitution of Article 125, it will prevail as mandatory. If a situation where Government is not available and the previous passed budget will expire on 29th of February 2024, it is a must that this Assembly by voting with the majority moved by a Member can vote upon and pass it. So I rule out the point of order raised by hon'ble Mr Aftab Ahmad Khan and allow the mover to proceed.

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ کی Ruling کے بعد میں اخلاقی طور پر بات نہیں کر سکتا because I cannot challenge the conduct of the Speaker and his Ruling. اب ہماری یہ گزارش ہے کہ there is a very special in circumstance this is not my fault. You could have made any اگر آپ کابینہ نہیں بنا سکے تو

Now, there is no bar on the کیونکہ اس نے پڑھنا ہی تھا۔ Finance Minister discussion of the Supplementary Grant. یہ فاضل ممبران بیٹھے ہیں جو بات کرنا چاہتے ہیں۔ میرے لئے یہ بڑا باعثِ فخر ہے کہ young boys, they are barristers, they are doctors, they are engineers یہ یہاں آئے ہیں لہٰذا آپ ان ممبران کو بولنے کا موقع دیں تاکہ Supplementary Grant کے جو پیسے مانگے جا رہے ہیں اس پر آپ ان کی راہنمائی فرما دیں اور بات کر سکیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! میں اس میں ایک بات clear کر دوں۔ Actually it is an authorized expenditure which the member is asking for. Once it will come and it will come آج جو بجٹ propose ہو رہا ہے اس میں بنیادی چیزیں جن میں electricity اور livelihood of بارہ کروڑ عوام اور پوری State کا structure ہے اس کے اخراجات اٹھانے کے لئے آپ حکومتِ پنجاب کو یہ رقم advance دے رہے ہیں۔ اس کے بعد حکومت پابند ہو گی کہ وہ رقوم جو انہوں نے آپ کی اجازت سے استعمال کی ہوں گی اُن کو بجٹ کی صورت میں آپ کے سامنے lay کریں بلکہ تمام ممبران کا حق ہو گا کہ ہم نے یہ advance بجٹ دیا تھا تو اس advance کے اوپر ہم یہ سوال اٹھانا چاہتے ہیں۔ یہ سوال آپ cut motion کی صورت میں لا سکتے ہیں اور اس پر اپنی تحاریک بھی دے سکتے ہیں بلکہ سارے financial procedures جو آئین پاکستان کے آرٹیکل 119 سے 124 ہیں ان کے تحت سوال کرنا آپ کا حق ہے which enables you to ask any questions related in the procedure according to those financial matters.

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ بالکل بجا فرما رہے ہیں۔ اگر آپ کوئی بھی چیز کسی کو ایڈوانس دیتے ہیں تو اس سے پوچھتے ہیں کہ کس مقصد کے لئے دی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! محترمہ محرک یہ ضرور بتائیں گی۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میری گزارش مکمل ہو لینے دیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں یہی کہہ رہا ہوں کہ ہمیں یہ پتا چلے کہ let's say, if for the police تو اس کو کس مقصد کے لئے اور کتنے پیسے دیئے جا رہے ہیں، ہیلتھ میں کونسے جا رہے ہیں maybe for the administrative, for the betterment ہمیں تو پتا ہی نہیں ہے بلکہ آپ نے کہہ دیا کہ 358۔ارب روپے دے دیئے جائیں۔

جناب سپیکر: میں اسمبلی سیکرٹریٹ سے کہتا ہوں کہ یہ اسمبلی سے جو اخراجات کی اجازت مانگ رہے ہیں وہ tables پر lay کر دیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ بالکل بجا فرما رہے ہیں جب یہ تفصیل ہمارے پاس آئے گی تو ہم اسے پڑھیں گے، اسے دیکھیں گے تو پھر ہی اس پر بحث کر سکیں گے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! اس کی بحث کا جو حصہ ہے، میں نے اسی چیز کو سامنے رکھ کر ابھی رولنگ بھی دی ہے کہ آپ یہ advance expenditure دے رہے ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! advance میں بھی you have to ask something why it is needed

جناب سپیکر: رانا صاحب! میں نے آپ سے یہ کہا ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! جب آپ rules relax کرتے ہیں تو you have to give a very valid reason کہ we are relaxing the rule اگر آپ کو advance چاہئے تو why?

جناب سپیکر: محرک کی جو statement of objectives میرے سامنے پڑی ہیں اس کے اندر انہوں نے یہ چیزیں مانگی ہیں جو میں نے اپنی رولنگ میں لکھ کر دی ہیں وہ میں نے ان کی statement of objectives سے لی ہیں۔ اس میں وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ day to day business, salaries جو bear necessary electricity bills ہیں یہ سارے charged expenditures نہیں جا سکیں گے، ججز کی تنخواہیں shutdown ہو جائیں گے، نہیں جا سکیں گی .it will come to a complete halt

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! اگر آپ کہتے ہیں کہ میں ججز کا نام لے کر بات کروں تو آپ ادھر جا کر میرے خلاف contempt لگواتے ہیں، یہ نہیں ہے مگر مجھے صرف۔۔۔

جناب سپیکر: جی، مریم اورنگ زیب صاحبہ! آپ بتائیں۔

محترمہ مریم اورنگ زیب: جناب سپیکر! شکریہ، آپ نے اپنی رولنگ کے اندر statement of objectives بڑی categorically پڑھی ہے اس کے اندر آپ نے بڑی تفصیل کے ساتھ بتایا ہے لیکن میں فاضل ممبر کی satisfaction کے لئے repeat کرنا چاہوں گی۔ ایک تو میں آپ سے درخواست کرنا چاہوں گی کہ اسمبلی کے اندر تمام expenditure جو تین مہینوں کے لئے lay کیا گیا ہے اس کی کاپی تمام معزز ممبران کو دے دی جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ! I will لیکن یہ for one month ہے۔

محترمہ مریم اورنگ زیب: جناب سپیکر! جی for one month ہے۔ کوئی ایسا کام نہیں ہو رہا جو چھپ کر ہو رہا ہے اور اس کے اندر کسی بھی قسم کا کوئی بھی transparency issue نہیں ہے۔ I think if you can lay that for one month budget کی کاپی ان کو دے دیں اور شاید باقی ممبران بھی دیکھنا چاہیں تو اسمبلی سیکرٹریٹ provide کر سکتا ہے لیکن اس چیز کو explain کرتے ہوئے جہاں آپ آرٹیکل 125 کو invoke کر کے رولنگ دے رہے ہیں اس کے اندر یہ eventuality جس میں تفصیل مانگی ہے کہ کون کونسے areas میں دے رہے ہیں تو اس کے اندر سب سے پہلے تو health services ہیں تمام ہسپتالوں کی ادویات جو ایک running expenditure ہوتا ہے اسے legal cover دینے کے لئے یہ expenditure کیا جا رہا ہے اس کے ساتھ جو law and order situation کے اندر جتنے معاملات آتے ہیں ان میں پولیس سٹیشنز اور باقی میں different تفصیل ہے جب دیکھیں گے تو ان کی مد میں تفصیل سے explain کیا ہوا ہے ۔ پھر جتنے سرکاری ملازمین ہیں ان کی تنخواہوں کو legal cover دینے کے لئے اسمبلی سے یہ آرٹیکل invoke کیا جا رہا ہے۔اسی طرح ایجوکیشن میں جتنی activities ہیں جتنے سکولز ہیں ان کے اندر جو اساتذہ ہیں اور جو بچوں کا running expenditure ہے اسے cover کرنے کے لئے provision لی جا رہی ہے۔ اس کے بعد جو ججز کی بات کی گئی کہ جو جسٹس کو administer کرتے

ہیں اس کے لئے اور پوری کورٹس کے معاملات کے لئے ہے تاکہ اس میں delay نہ آئے اور جو ongoing ہیں اس کے اندر ڈالا جا رہا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ آپ کی گورنمنٹ کی انرجی اور باقی سب چیزوں کی تفصیلات ہیں تو اس میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو ongoing چیزیں ہیں اور اس کے علاوہ جو additional ضروری چیزیں ہیں ان کو اس کے اندر budget کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: میڈم آپ کا شکریہ، رانا صاحب! آپ کا بھی شکریہ۔ میں ایک بات کہہ دوں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! محترمہ نے آخری فقرے میں ongoing projects کہا ہے یہ بڑا meaningful ہے۔ ongoing projects کا مطلب ہے کہ جو نگران حکومت میں ایک ایک سو روپے والا کام پانچ پانچ ہزار روپے میں ہوا ہے یہ ایک بہت بڑی gimmick ہے۔

جناب سپیکر: let me assure the House چونکہ ۔۔۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! ۔۔۔

جناب سپیکر: قریشی صاحب! میں آپ کو floor دوں گا لیکن مجھے تھوڑا procedure آگے چلانے دیں۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے دیں پلیز۔

جناب سپیکر: قبلہ! آپ تشریف رکھیں، مجھے procedure تو چلانے دیں جب میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ آپ کو ٹائم دوں گا تو I will

جناب محمد ندیم قریشی: کیا میں کسی اور ملک کا شہری ہوں کہ مجھے بات نہیں کرنے دی جا رہی؟

جناب سپیکر: آپ اسی ملک کے شہری ہیں۔ پلیز مجھے procedure تو چلانے دیں۔ ایک منٹ تشریف رکھیں۔ I said that I will آپ تشریف رکھیں مجھے procedure کو تو آگے لے کر جانے دیں اس کے بعد آپ نے جو حکم فرمانا ہو گا فرمائیں۔ میری گزارش ہے کہ after the whole complete discussion معزز ممبر کی طرف سے مجھ سے رولنگ بھی پوچھی گئی اس میں یہ بات clear ہو گئی کہ ممبر move کر سکتے ہیں، یہ بات clear ہو گئی کہ ongoing expenditures کے لئے آپ advance لے رہے ہیں اور یہ بات بھی clear ہو گئی کہ جب بھی

subsequently یہ بجٹ lay ہو گا جو کہ obviously 31 مارچ 2024 سے قبل ہو گا اس مہینے کے آخر میں گورنمنٹ کو بجٹ لے کر آنا پڑے گا۔ آپ جو آج advance expenditure کی اجازت دے رہے ہیں اس کی پوری تفصیلات آپ کے پاس آئیں گی اور اس کے اوپر جیسے ضمنی گرانٹس کے موقع پر کرتے ہیں بجٹ پر بھی کرتے ہیں اس کے لئے carry on کرنے کی آپ کے پاس پوری provision ہو گی۔ Now as already read I read it again جو motion move ہوا تھا. I put the question before the House.

The motion moved is:

That a sum not exceeding Rs. 358,941,781,000 be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund.......

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! آپ ہماری بات نہیں سن رہے—

جناب سپیکر: قریشی صاحب! آپ کیا کر رہے ہیں؟ قریشی صاحب! Isthis the way? آپ مجھے کام تو کرنے دیں۔

جناب محمد ندیم قریشی: کیا آپ کا مجھ سے اس لہجے میں بات کرنا بنتا ہے؟

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! آپ پہلے ہمیں اس پر بولنے تو دیں۔

جناب سپیکر: جی قریشی صاحب! آپ فرمائیں کیا کہنا چاہتے ہیں؟ آپ مجھے motion move کرنے سے پہلے روک رہے ہیں؟

چودھری محمد اعجاز شفیع: آپ تو ہمارے بولے بغیر ہی ہاؤس سے sense لینے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: بھائی! میں تو ابھی ووٹ کرا ہی نہیں رہا۔ چلیں آپ بولیں لیکن آپ نے اس کے اندر بولنا ہے. please speak related to the business۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! میں اس کے اندر ہی بولوں گا۔ میری گزارش ہے کہ اگر آپ اپنے چہرہ مبارک پر اتنا غصہ رکھیں گے تو ہمیں بڑی تکلیف ہو گی۔ آپ ہمارے ہاؤس کے Custodian ہیں۔

جناب سپیکر: میں غصے میں نہیں ہوں۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! you are not our boss میں اس سائیڈ پر تھا میں نے ساڑھے چار سال آپ کو سنا، آج آپ ہمیں بولنے کا موقع دیں اور آپ سنیں۔ آپ پنجاب کے ساڑھے بارہ کروڑ آبادی والے صوبے کے سپیکر ہیں۔

جناب سپیکر: قریشی صاحب! میں on the first day of the House I want to settle this clearly آپ procedure کے اندر جو بھی کہنا چاہیں گے میں آپ کو حق دوں گا اور میں آپ کے ساتھ lenient ہوں میں گورنمنٹ بنچز کو بات نہیں کرنے دے رہا۔ رانا صاحب نے جو کہنا چاہا کہا، اعجاز صاحب نے جو کہنا چاہا کہا، آپ مجھے میرا business چلانے سے hinder کر رہے ہیں اور میں صرف آپ سے درخواست کر رہا ہوں۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا ہوں کہ ظل سبحانی یہ مناسب طرز عمل نہیں ہے۔ میں نے within this paper بات کرنی ہے اگر میں اس پیپر سے باہر جاؤں گا تو آپ میری بات نہ سنیئے گا۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! سب سے پہلے یہ گزارش ہے کہ آپ کی under chair باقاعدہ یہ پہلا اجلاس ہے۔اجلاس کا ٹائم 11 بجے کا تھا لیکن آپ اڑھائی بجے تشریف لائے۔میں اس پر اظہار افسوس کرتا ہوں کہ ساڑھے بارہ کروڑ کی صوبائی اسمبلی کا پہلا اجلاس اتنا تاخیر سے شروع ہوا اگرچہ محترمہ مریم نواز صاحبہ نے بڑا اچھا gesture دیا ہے کہ وہ تشریف لائیں لیکن۔۔۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! ہمیں پتا ہے کہ یہ یہاں پچھلے پانچ سال کیا کرتے رہے ہیں۔

جناب محمد ندیم قریشی: خواجہ صاحب! اب آپ اس بات کو چھوڑ دیں۔ جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ پنجاب کے لوگوں کے ساڑھے تین سو کھرب روپے کا بجٹ پاس کروا رہے ہیں اور وہ بھی صرف ایک پیپر پر۔ آپ خود تیاری کر کے تشریف لائے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: ندیم قریشی صاحب! آپ تو اشارے کر کے معزز ممبران کو اُٹھا رہے ہیں کہ شُور شرابہ کریں۔ آپ یہ کرنا چاہ رہے ہیں؟

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! یہ ایک page کا ایجنڈا ہے کیا یہ ہمیں پہلے مہیا نہیں کیا جا سکتا تھا؟

جناب سپیکر: ان ساری باتوں کی وضاحت میں نے اپنی رولنگ میں دے دی ہے اور شاید آپ نے سُنی نہیں ہے۔ خواجہ عمران نذیر صاحب! تشریف رکھیں۔ ندیم قریشی صاحب! آپ اپنی بات کر چکے ہیں لہٰذا اب مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! پچھلی اسمبلی میں ہم نے تقریباً چار سالوں میں آپ کے رویے کو دیکھا ہے اسی لئے ہم آپ سے توقع کرتے ہیں کہ آپ ہمیں اپنی بات کرنے کی اجازت دیں گے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: .Order in the House خواجہ عمران نذیر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ ندیم قریشی صاحب! آپ بھی اب بیٹھ جائیں۔ خواجہ عمران نذیر صاحب! مجھے آج کے ایجنڈے کو پہلے مکمل کر لینے دیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! آپ ووٹنگ کروانے سے پہلے میری بات سُن لیں۔

جناب سپیکر: اعجاز شفیع صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ Please! Order in the House.

Now, the motion moved is:

> "That a sum not exceeding Rs.358,941,781,000 be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for a period of one month (1st March 2024-31st March 2024) during the Financial year 2023-24 under Article 125 of the Constitution and Rule 146 of Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab, 1997 as Votes on Account in respect of all

departments of Government of the Punjab mentioned in the schedule of authorized expenditure for the period from 1st March 2024 to 31st March 2024".

Now the motion moved and the question is:

"That a sum not exceeding Rs.358,941,781,000 be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for a period of one month (1st March 2024-31st March 2024) During the Financial year 2023-24 under Article 125 of the Constitution and Rule 146 of Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab, 1997 as votes on Account in Respect of all Departments of Government of the Punjab mentioned in the schedule of Authorized expenditure for the Period of 1st March 2024 to 31st March 2024".

(The motion was carried)

منظور شدہ اخراجات کا شیڈول ایوان میں پیش کیا جانا

MR SPEAKER: The mover to lay the schedule of Authorized expenditure next motion on agreed.

MS MARIAM AURANG ZEEB: Sir, I lay the schedule of Authorized expenditure for the period from 1st March 2024 to 31st March 2024.

MR SPEAKER: The Schedule of Authorized expenditure for the period from 1st March 2024 to 31st March 2024 has been laid.

آج کے اجلاس کی کارروائی مکمل ہوئی لہٰذا اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(16)/2024/06. Dated: 29th February, 2024. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred under Article 109(b) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Muhammad Baligh-Ur-Rehman**, Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on 28th **February 2024 (Wednesday)** after conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

Dated: 29th February 2024 **MUHAMMAD BALIGH-UR-REHMAN**
GOVERNOR OF THE PUNJAB"